

شفقت اور پریشانی کی جگہ آسانی شریعت کا منشاء مقصود ہے۔ توازن اور وسط کا طریقہ ہی ہمیں دین پر عمل کرنے کے لیے صحیح فضافراہم کر سکتا ہے۔ (۱-۱)

ابروں کے درمیان کے بالوں کا نوچنا

س: ابروں کے بالوں کو اوتارنا اور باریک کرنا حرام ہے، جب کہ غیر فطری بالوں کی نسبت کچھ رعایت ملتی ہے، مثلاً موچھوں کی جگہ پر یا رخساروں پر عورتوں کے بال آتا۔۔۔ تو کیا ابروں کے درمیان ناک کے اوپر مٹے کی جگہ بھی غیر فطری شمار ہو گی؟

ج: احادیث میں واضح حکم آتا ہے کہ ایسا نہ کیا جائے۔ لیکن یہ حکم تمام بالوں کے بارے میں نہیں ہے۔ چنانچہ طہارت کے لیے جسم کے بعض حصوں کے بالوں کو صاف کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کی شکل صورت اور جسم کو متوازن اور خوب صورت بنایا ہے۔ اگر کسی کی ابروں میں تو یہ اس کی خوب صورتی کا حصہ ہے۔ کسی کی بھنوں پیشانی کے وسط میں آ کر مل جاتی ہیں اور کسی کی نہیں ملتیں تو یہ اس کی پیچان بن جاتی ہیں۔ اس کے خلاف کیا جائے تو فطری توازن اور صورت میں تبدیلی ہو گی جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔

فرض کیا جائے کہ ایک خاتون کے گالوں اور لبوں کے اوپر بال اگ آتے ہیں جن کی بنا پر اس کا شوہر اسے چھوڑنے پر غور شروع کر دیتا ہے تو کیا اللہ تعالیٰ کو یہ بات خوش کرے گی کہ وہ طلاق قبول کرے لیکن زائد بالوں کو صاف نہ کرے؟

جن معاملات میں قرآن و حدیث نے وضاحت کر دی ہے ان کی بغیر کسی تردود کے اطاعت لازمی ہے اور جن معاملات میں رخصت اور اجازت ہے ان میں قیاس کر کے مشکل بنانا، دین کی حکمت کے منافی ہے۔ اللہ کے کسی حکم یا رسول اللہ کی کسی ہدایت کو ناپسند کرنا، رد کرنا یا اس کے خلاف کرنا دین سے بغاوت ہے۔ لیکن جہاں دین نے رخصت دی ہو وہاں شدت اختیار کرنا نہ تقویٰ ہے نہ عزیمت۔ جائز کے دائرے میں رہتے ہوئے رشتہ ازدواج کو برقرار رکھنے اور محکم کرنے کے لیے کسی کام کا کرنا مقاصد شریعت سے مطابقت رکھتا ہے۔ اس لیے بلا وجہ ایسے معاملات میں غلو سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ (۱-۱)